غالباً اصحاب انصاف مجھکو اسکام مین معذور رکھینگے
سے التجا ہی کہ وہ مجھے سچے لکھنے کی توفیق دیگا۔

یہہ کون نہین جانتا ہی کہ ملک کے بہی خواہ اور سچے طلب ہی
لوگ ہوتے ہین جنکے نال وہان گڑی ہوئی ہی اور جن کے اسلاف نے
وہان کے گورستانون کو اپنا دایمی خوابگاہ بنالیا ہی۔ ایسے لوگ کیون
ملک کے سچے خیر خواہ ہوتے ہین اسلیئے کہ انکا خیال ہمیشہ یہہ رہتا ہی کہ
ہمارے بعد ہماری اولاد کو بھی اسی ملک مین نام یا دولت کمانا ہی اسواسطے
وہ ہمیشہ جویا رہتے ہین کہ ہم یہان عزت کے سات اپنی زندگی کے ایام پورے
کرین تاکہ اپنی بے عزتی کا اثر اپنی اولاد کی زندگی پر نہ پڑے۔ یہہ خیالات
انکے دماغ مین اسقدر مستحکم ہو جاتے ہین کہ اگر انہین اس ملک سے [illegible]
[illegible] اور بہت ہی بہت رنج بھی پہونچے تو وہ یکدم سے پچھلے حقوق کو
بھول نہین جاتے بلکہ آیندہ کی امیدین انہین اس حالت مین بھی [illegible]
رکھتی ہین اور جادہ صبر سے پھرنے نہین دیتین وہ کسی مصیبت کی [illegible]
[illegible] بھی اپنے وطن کو ترک نہین کرتے۔ یہہ بات [illegible]
[illegible] سے [illegible] بھی موجود ہوتی ہی [illegible]

غالباً اصحاب انصاف مجھکو اسکام مین معذور رکھینگے
سے التجا ہی کہ وہ مجھے سچے لکھنے کی توفیق دیگا۔

یہہ کون نہین جانتا ہی کہ ملک کے بہی خواہ اور سچے خیر طلب وہی
لوگ ہوتے ہین جنکے نال وہان گری ہوئی ہی اور جن کے اسلاف نے
وہان کے گورستانون کو اپنا دایمی خوابگاہ بنالیا ہی۔ ایسے لوگ کیون
ملک کے سچے خیر خواہ ہوتے ہین اسلئے کہ انکا خیال ہمیشہ یہہ رہتا ہی کہ
ہمارے بعد ہماری اولاد کو بھی اسی ملک مین نام یا دولت کمانا ہی اسواسطے
وہ ہمیشہ جویا رہتے ہین کہ ہم یہان عزت کے سات اپنی زندگی کے ایام بسر
کرین تا کہ اپنی بے عزتی کا اثر اپنی اولاد کی زندگی پر نہ پڑے۔ یہ خیالات
انکے دماغ مین اسقدر مستحکم ہو جاتے ہین کہ اگر انہین اس ملک سے [illegible]
برا صدمہ اور بہت ہی بہت رنج بھی پہونچے تو وہ یکدم سے پچھلے حقوق کو
بھول نہین جاتے بلکہ آیندہ کی امیدین انہین اس حالت مین بھی ثابت قدم
رکھتی ہین اور جادہ صبر سے پھرنے نہین دیتین وہ کسی مصیبت کی حالت
بھی اپنے وطن کو ترک نہین کرتے۔ یہہ بات ہر سرزمین کے [illegible]
مین بھی موجود ہوتی ہی بعکس غیر ملکی اور پردیسی آدمی

سے اس کی یہہ نیت ہوتی ہی کہ مجھے یہان مسافرانہ بسر کرنا چاہیئے
اسی بنا پر وہ اپنی زندگی کے تمام کاروبار کو محض خودغرضی کے اصول پر
قایم کرلیتا ہی اسوجہ سے اُسکی تمام خیرخواہیان بے اصل اور اپنے
مطلب کی ہوتی ہی اس سبب سے جب اُسے ملک کی طرف سے کسی
قسم کا رنج پہونچتا ہی تو وہ فوراً پچھلے حقوق کو بھولجاتا ہی اور تدارک کے درپے
ہوجاتا ہی اگر اس سے ملک کو کسی قسم کا نقصان پہونچتا ہو تو اسکی بلا سے
دنیا مین ایسی تاریخی واقعات بہت سے موجود ہین جو ہمارے مدعا کو
اچھی طرح سے ثابت کردیتے ہین۔ خود دکن کی تاریخ مین اس قسم کے
کتنے واقعات موجود ہین۔

| راجہ گنہر کی تاریخ دیکھو |
|---|

راجہ گنہر ۲۰۷ہجری مین یہان گنہار کا حاکم
تھا (جسکو اب قندہار کہتے ہین اور وہ عمرخان سندہی کی جاگیر ہی)
اتفاقاً ایک پردیسی شخص گوبند نامی جو بڑا چالاک تھا یہان آکر راجہ گنہار کے
پاس نوکر ہوا اور راجہ گنہار اسکو بہت دوست رکھتا تھا جسوقت راجہ
گنہار نے انتقال کیا اور اسکا ولیعہد فرزند دیوراج گوبند کو کسی جرم مین
مختصر سی سزا دیکر نکالدیا یہہ شخص کتنک کے راجہ سے جاملا اور اسکو

گنہار کے فتح کی ترغیب دی۔ راجہ کتنک گنہار پر چڑھائی کی اور اسکے
تمام مویشی کو (جو تیس ہزار منده گایون کا تھا اور ہر منده ہزار گائی سے کم
نہ تھا) ہانک لیگیا۔ دیو راج نے دشمن کا تعاقب کیا مگر کتنک کے قریب
اوسنے شکست کھائی اور دیو راج مارا گیا پھر راجہ کتنک نے دوبارہ قندہار
پر حملہ کیا اور اپنا قبضہ کر لیا۔ سریال دیوی رانی تاب مقاومت نہ
لا کر ہنمکندہ کو بھاگی اور پرکل راج کے پناہ مین آئی۔ چونکہ رانی کا خاندان
ہمیشہ سے سخاوت مین مشہور تھا اس بیکسی مین بھی ہزارہا برہمن ان
کے ساتھ تھے۔ کتنک کا راجہ یہہ خبر سنکر ہنمکندہ پر چڑھ آیا یہان یعنے
ہنمکندے مین بھی کوئی قدیم باقتدار امیر باقی نہ تھا پرکل راج نے
اپنے پردیسی وزیر کے مشورہ سے بےگنہ سریال دیوی رانی کو دشمن کے
سپرد کر دیا مگر ہزارہا برہمن ہنمکندہ اور قندہار کے نالہ و فریاد کرکے زمین کو
سر پر اُٹھائے اور کتنک کے راجہ سے متفق ہو کر عرض کی کہ یہہ عورت
رانی نہین ایک برہمن کی بیٹی ہے اگر آپ اسکو رہا نہ کروگے تو ہم سب
برہمن آگ مین جلکر مر جائینگے۔ راجہ سخت گھبرایا اور کہا کہ اس عورت
کے ہاتھ سے تم کھا لو تو مین اسکو چھوڑ دون الغرض ان غریب دیسی

برہمنون نے بہ ہزار وقت رانی کو رہائی دلوائی۔ اسوقت اس رانی کو
تین مہینون کا حمل تھا نون مہینے کے بعد اسکو مادہوسر نام برہمن کے
مکان مین لڑکا پیدا ہوا اسکا نام مادہودرما رکھا۔ پھر لڑکا جب جوان
ہوا تو بہت ہشیار اور لایق نکلا۔ اُسنے دیوراج راجہ کے دربار مین
رسائی پیدا کی۔ اوسی پردیسی وزیر نے رجس نے اسکی ماکو دشمن کے حوالہ
کروادیا تھا مادیودرما سے حسب خواہش جاگیر منصب لیکر ہنمکندہ کے
تمامی راج پر قابض کردیا اور پرکل راج کو گودل امرا باد جاگیر مین دیکر
مقید کروادیا۔ اب دیودرما ہنمکندہ کا راجہ ہوگیا۔ اسوقت اس نے
بہت سی فوج جمع کرکر کتنک پر فوج کشی کی اور اپنے باپ کے قاتل پر
فتحیاب ہوا۔ راجہ کتنک کو مارکر اوسکے بیٹے کو وہان کا راج دیا اور
تین کروڑ اشرفی خراج مین مقرر کرکر ہنمکندہ واپس آیا۔

| دیکھو راجہ پرتاب رودر کی تاریخ |
|---|

راجہ پرتاب رودر بڑا اولوالعزم اور سخی تھا اوسنے رامیسر تک فتح کیا اور بنارس کو فتح کرکے دیولی کے اخراجات مین دیدیا پھر پدرپرچہ مالی کی راجہ وہی راجہ ہی جسکے عہد مین کوہیر کی امرائی لگائی گئی تھی پاکھال کا تالاب اسی کا ساختہ ہے

اس راجہ کے پاس ۵ لاکھ سوار اور دس لاکھ پیادہ نوکر تھا اس راجہ کے اخیر زمانے مین بہت سے پردیسی جمع ہوگئے تھے اسکی وجہ یہہ ہوئی کہ اوسنے جہان کہین فتح کی وہان کے امراکو تالیف قلوب کیواسطے جاگیر و منصب دیکر اپنے ساتھ کرلیا۔ دیوگرہ کے راجہ کی بی بی ورنگل کے قلعہ مین قید تھی۔ دیوگرہ کے راجہ کا بھائی انہین پردیسیون کی سازش سے ورنگل کے قلعہ سے سب کو بھگا لیگیا اور دہلی پہنچکر شاہ علاء الدین خلجی سے ورنگل کی اور خزاین کی تعریف مبالغہ کے ساتھ کی اور کہا تھوڑی سی جمعیت دیجئے تو مین اطراف کے راجاون کو جمع کرکر بہت سہل فتح کرلیتا ہون علاء الدین نے عیسی خان کو مع فوج اسکے ہمراہ روانہ کیا اور راجہ کٹک۔ بیدر۔ دیوگرہ وغیرہ عیسی خان کی مدد مین تھے مگر راجہ پرتاب رودر دیوراج نے سب کو شکست دی عیسی خان شہید ہوا شاہی فوج دہلی کو واپس گئی۔ بعد ازین غیاث الدین تغلق شاہ کے زمانے مین الغخان بادشاہ کا فرزند فوج کشی کرکر بہت خرابی سے گھر واپس ہوا اور دوبارہ پھر بھاری فوج لیکر ورنگل پر چڑہائی کی۔ ان دنون ہنمکندہ دو پردیسی خانایک واری راست نایک۔ کشتنا نایک جیسو کے

باشندے سے جو بذہیار راجہ اور سیو دیو یا وزیر کے مخالف تھے راجہ کے مزاج مین بہت در آئے تھے اور ریاست مین کامل اقتدار حاصل کئے تھے جب وزیر نے دیکھا کہ راجہ کے مزاج مین ان پردیسیون نے بہت درخور سید اکیا ہی راجہ سے عرض کیا کہ وہ انہین دور کرین مگر راجہ کی عقل پر غفلت کا پردہ پڑا ہوا تھا اُسنے وزیر کی رای کی کچھہ قدر نکی اور اسکی ایک نہ سُنی۔ آخرکار وزیر نے استعفا دیکر اپنے کو الگ کر لیا۔ اس ملکی وزیر کے مستعفی ہوتے ہی ان پردیسیون نے اور سر اُٹھایا کہ قدیم لوگون کو ادنیٰ ادنیٰ قصور پر موقوف کر کر انکی جگہہ اپنے ہم وطنیون کو مامور کرنا شروع کیا۔ راجہ انکی چالاکی چاپلوسی چرب زبانی اور خوشامد پر غش تھا۔ بہت تھوڑے دنون مین تمام ہمکندہ مین سب کشن نایک کے قرابتی اور ہموطنی عہدہ دار ہوگئے۔ اسوقت بادشاہ دہلی نے موقع پر پھر بادشاہی فوج کشی کی اول بیدر وغیرہ کو فتح کر لیا۔ پھر قصبۂ راچرلہ پر لڑائی شروع ہوئی۔ دیر ہیدر دیو۔ گنپتی دیو وغیرہ تینہ دلیسی عہدہ دار نے جو ان پردیسیون کے ہاتھ سے بچے ہوئے تھے اپنے وطن کے بچانے مین سربازی کی اور کام آئے آخر مین کشنا نایک

وغیرہ پردیسیون نے جو بہت مقتدر ہو گئے تھے الغ خان سپہ سالار سے سازش
کر کے راجہ کو شاہی فوج مین اسیر کرادیا راجہ صاحب ان پردیسیون
کے ہاتھ مقید ہو کر دہلی پہونچے۔ اسکے بعد وہی سیو دیو یا مکند رراج وزیر
معزول دہلی جاکر بادشاہ سے پیش کش اور خراج قبول کر کر راجہ کو قید سے
چُھڑا لیا۔ واپسی کیوقت جب کالیسر مین پہنچے اس وزیر نے جو فیلسوف بھی
تھا راجہ سے خلوت مین عرض کیا کہ اب ۸ اروز آپ کی زندگی کے باقی
رہگئے ہین اس ۸ اروز کو عبادت الٰہی مین صرف کرو چنانچہ راجہ نے قیام
کر کے ولیعہد اور دیگر لواحقین کو وہین بلوالیا اور ویرہبدریا فرزند ولیعہد
کو اپنا جانشین بناکر ۶۵۵ مین بنجشنبہ کے راہی ملک بقا ہوا۔

جب ۷۶۵ مین سرزمین | دیکھو سلطان حسن کانکوی بہمن کی تاریخ
حیدرآباد اہل اسلام کے قبضہ مین آئی اور سلطان حسن کانکوی بہمن
(جسکے سلطان ہونیکا قصہ مشہور ہی تغلق خان طرفدار دکن کے ہمراہی
مین وارد دکن ہوا اسکے بعد احمد لاچین اور قزلباش بیک وغیرہ پردیسیون
کے غمازی سے ملک کا ایک بڑا حصہ شاہان دہلی کے قبضہ سے جاتا رہا اور
ایک مستقل ریاست دکن مین قایم ہو گئی یہہ بھی مشہور ہی

دیکھو سلطان غیاث الدین بہمن کی تاریخ

یہہ بادشاہ قدرداں پرور اور نیک نفس تھا۔ بہمن بادشاہونکے زمانے مین پردیسیونکو عمدہ خدمات کم بلکہ نہین ملتے تھے۔ اس سبب سے اکثر پردیسی لوگ اپنے کو زبردستی بادشاہی غلامون مین داخل کرتے اور اپنے نفس کو بیچ ڈالتے تھے اس سبب سے انہین کسیقدر رسوخ ہوجاتا تھا ایساہی ایک شخص ترک تغلچین نامی کہ بادشاہی غلامونمین شریک تھا۔ جب صفدر خان نامی طرفدار ایلچپور نے انتقال کیا اور وہ خدمت اسکے بڑے فرزند صلابت خان کو ملی۔ اسیطرح اکثر عمدہ خدمتین جو خالی ہوتین قدیمون کو دیجاتین ایلچپور کی طرفداری کی خدمت کیواسطے تغلچین غلام ترک نے بادشاہ سے درخواست کی مگر اسکی درخواست نامنظور ہوئی اور بادشاہ نے فرمایا کہ مین رذیل لوگون اور غلامون کو کسیطرح شریفون پر سردار نہین بناسکتا اس جواب سے تغلچین بادشاہ سے کینہ پیدا کیا اور اسکے مارنے کے فکر مین پڑا اس پردیسی تغلچین کی ایک لڑکی جو نہایت حسین اور گانے مین ممتاز تھی اس نمکحرام پردیسی نے اس غارتگر دین وایمان کے ذریعہ سے بادشاہ کو شکار کرنا چاہا اور چند پردیسی نمکحرامون کے ذریعہ سے اس

غارتگر کی تعریف بادشاہ کے روبرو اسس خوبی کے ساتھہ کی کہ بادشاہ نادیدہ عاشق ہوگیا جب یہہ افسون کارگر ہوگیا تلغلچین نمکحرام نے بادشاہ کی دعوت کی اور عرض کیا کہ اسس دعوت مین اس لڑکی کو بادشاہ کی خدمت مین پیش کش کرونگا۔ عشق غارتگر نے کس کا گھر خراب نکیا۔ جب عشق آیا پھر عقل کہان بادشاہ بے سوجھے بوجھے بلاتامل معہود وقت پر تلغلچین کے گھر پر گیا پہلے اسنے دعوت کے بعد گوشے کے بہانے امرا کو باہر کردیا اور بادشاہ جب اکیلا رہگیا چند آدمیون کے ذریعہ سے اُسکی آنکھہ پھوڑ ڈالی۔ اور امرا سے ۲۴ آدمی ایک ایک کو بادشاہ کے نام سے بُلا کر مار ڈالا اور سلطان شمس الدین بہمن برادر سلطان کو بادشاہ بنادیا چونکہ اکثر امرای جلیل القدر قتل ہوچکے تھے اسوقت مین اسکی نمکحرامی کا تدارک نہوسکا۔

**دیکھو سلطان شمس الدین بہمن کا حال** یہہ بادشاہ نام کو بادشاہ تھا۔ اور حقیقت مین یہہ پردیسی معلچین نمکحرام بادشاہ ہوا۔ داؤد شاہ بہمن کو تین لڑکے تھے ایک محمد سنجر نکول۔ دوسرا فیروز خان۔ تیسرا احمد خان۔ محمد شاہ بہمن نے انکی تربیت عمدہ طور پر کی تھی اور یہہ دونون

محمود شاہ بہمن کے داماد بھی تھے اس سبب سے مغلچین نے ان دونون
کو مارنا چاہا یہہ دونون بھائی مساغر کے طرف بھاگ گئے اور وہان سدہو
نامی مساغر کے طرف زمین دار کے ذریعہ سے کچھہ بندوبست بھی کیا اور
فوج جمع کرکر گلبرگہ پر گئے مگر شکست کھاکر واپس ہوے۔ انکو اکثر امرا نے
لکھا کہ تم کسی طرح گلبرگہ کو آؤ پھر سب کچھہ ہوجائیگا۔ اونہون نے امان نامہ
حاصل کرکے گلبرگہ کو پہونچے۔ ایک روز موقع پاکر دربار مین مغلچین نمکحرام
اور بادشاہ کو مارکر بادشاہ ہوا۔

دیکھو سلطان فیروز شاہ بہمن کی تاریخ

سلطان فیروز شاہ سنہ ہجری
مین بادشاہ ہوا۔ یہہ بادشاہ نہایت لایق تھا سلطنت بہمن مین کوئی
بادشاہ سلطان فیروز شاہ کے برابر لایق و فاضل نہ تھا۔ علم تاریخ۔ نجوم
ہندسہ۔ ہیئت خوب جانتا تھا۔ اور بہت سے زبانون کا واقف تھا
عربی۔ فارسی۔ ترکی۔ فرانسیسی۔ تلنگی مرہتی۔ پشتو۔ بلوچی۔ اس بادشاہ
نے رصد بھی تیار کی تھی۔ مگر حکیم گیلانی کے انتقال کے سبب سے و
رصد ناقص رہگئی۔ اس بادشاہ کے پاس متعدد عورتین ہر ملک کی
تھین ہر روز ایک محل مین رہتا تھا۔ ہر محل کے عورات اور خادمہ سب

اسی زبان کے رہتے۔ سب سے انکی زبان مین گفتگو کرتا اور ایک
عمدہ صفت اسمین یہہ تھی کہ ادنیٰ اعلیٰ امیر فقیر سب یہہ جانتے
تھے کہ بادشاہ مجھہ سے زیادہ کسی کو دوست نہین رکھتا ہی۔ حضرت
خواجہ بندہ نواز اسی بادشاہ کے عہد مین گلبرگہ آئے تھے یہہ بادشاہ ملا
سعدالدین تفتازانی کے شاگرد میر فضل اللہ کا شاگرد تھا ہر ہفتہ مین تین
روز طلبا کو سبق دیتا تھا اس بادشاہ نے بہت سے جنگ کئے تھے
اور ہر جنگ مین فتحمند رہا۔ سنہ ۸۰۱ھ مین اطراف کے سب حاکمون نے
اتفاق کر کر ایکبارگی چارون طرف سے اسپر فوج کشی کی تھی۔ پہلے
بیجانگر کے راجہ نے ۹ لاکھ پیادہ ۰ ۵ ہزار سوار سے مدگل و رایچور وغیرہ دوابہ
کی تسخیر کے ارادہ سے اسلام کے ملک مین داخل ہوا بادشاہ اسکے مقابلہ
مین نکلنا چاہتا تھا کہ دوسری خبر پہنچی کہ نرسنگ کھیرلا کا راجہ بھی برار
کے ملک مین داخل ہوا ہی بادشاہ نے برار اور دولت آباد کی فوج کو اسکے
مقابلے کے لئے روانہ کیا اور ۱۲ ہزار سوار سے آپ خود دیورای حاکم
بیجانگر کے مقابلہ کو روانہ ہوا اور کشنا ندی کے کنارہ پر کالے چبوترہ کے
مقابلہ مین اوترا۔ ندی چڑہاو پر تھی اسطرف جہان تک نظر جاتی تھی راجہ

کی فوج ہی فوج نظر آتی تھی اسطرف فقط ۱۲ ہزار سوار تھے - ایکروز بادشاہ
شاہانہ کے سایہ مین کرسی پر فکرمند بیٹھا تھا ایک دیسی آدمی سراج الدین
نامی قاضی بیجاپور کے فرزند حاضر تھے اور انکو موسم شباب کے سبب
علم موسیقی کی طرف بہت رغبت تھی اور بادشاہ اُن کے اس حرکت
سے ہمیشہ ملول رہتا تھا اسوقت مین موقع پاکر سراج الدین نے عرض
کی کہ اگر مجھے حکم ہو تو اس فوج کو شکست دینے کی تجویز کرون - بادشاہ نے
فرمایا چشم ماروشن - انہون نے عرض کی کہ جب راجہ کی فوج مین پریشانی
واقع ہوجائے حضور فوراً پہونچین بادشاہ نے اُنکے عبور کے لئے کچھ توکرے
جمع کروادئے - سراج الدین ۱۲ آدمیون کو جو اُنکے ارادہ مین کامل
مدد پہنچا سکتے تھے اپنے ساتھ لیکر راجہ کی فوج مین داخل ہوئے اور اس
راجہ کے فرزند کی ایک خاص کسبن تھی اسکے مکان پر گئے اور وہین اُترے
دو تین روز مین اسکے عاشق بنگئے ایک شب وہ کسی ولیعہد کے پاس
ناچ کے لئے جانیکو تیار ہوئی - انہون نے کہا کہ مین بھی چلون اور میرا بھی
ناچ ہو کہ مین ایک نامی گرامی بھانڈ ہون - اس کسبن نے سراج الدین
کے آگے ایک مردنگ رکھدی کہ اسکو بجائے تو جانون - سراج الدین نے

مرزنگ کو اس خوبی سے بجایا کہ وہ ہزار جان سے انکی شیفتہ ہوگئی۔
اور کہا کہ تمکو لیجانا میرا فخر ہی سراج الدین کسبی کے ساتھ دربار مین
پہنچے وہان ایک بڑے ڈیرے مین مجلس منعقد تھی اور پانسو سردار
حاضر تھے سب شراب کے نشہ مین چور چور اس رنڈی نے خوب ناچا
گایا بعد راجہ سے عرض کی کہ مسلمانون کے لشکر سے ایک بھاندون
کا عمدہ طایفہ آیا ہی اور امیدوار ہی کہ مجرے کا حکم ملے۔ راجہ نے حکم
دیا خود سراج الدین نے ایسا ناچا کہ راجہ نے خوش ہوکر فرمایا کہ
تم کچھہ مانگو جو مانگوگے مین دونگا۔ سراج الدین نے عرض کیا کہ ابھی
ہمارا ہنر پورا آپ نے ملاحظہ نہین کیا حکم ہو تو تلوار کو گھنگرو کے تال
پر پھینکون۔ پھر تو اہل محفل کے تلوارین انکو عنایت ہوئین اور سب
لوگ مسلح ہوگئے۔ ناچتے ناچتے ایک ہی ہاتھہ مین ولیعہد کا سر اڑا دیا
اور ہمراہیون نے مشعلین گل کردین۔ یہہ تو اس گڑبڑ مین صاف
نکلگئے اور اہل محفل جو مخمور تھے آپس ہی مین لڑ مرے۔ اتنے مین بادشاہ
بھی ندی پار اوتر آئے۔ ہزارہا آدمی مارے گئے اور دس لاکھہ ہون طلائی
پر صلح ہوئی۔ اس قاضی سراج الدین کا خاندان اور انکے وہ انعامی

معاشین ابھی تک باقی ہین۔ اخیر زمانے مین دو پردیسی ترکی غلام ہوشیار عین الملک۔ بیدار نظام الملک جو فی الجملہ مقرب تھے بادشاہ کے دل مین احمد خان بادشاہ کے بھائی کے طرف سے بدگمانی پیدا کردی اسپر بہت ساجھگڑا ہوکر احمد خان خانان جو بادشاہ کا بھائی تھا غالب آیا اور بادشاہ ہوگیا

سلطان علاء الدین حسن ابن احمد شاہ ولی البہمن کی تاریخ دیکھو اس بادشاہ کے زمانے مین پردیسی لوگ بادشاہ کے مقرب ہوے اور بادشاہ نے حکم فرمایا کہ سواری مین ہمیشہ دست راست پر غریب یعنے پردیسی رہا کرین اب یہان سے پردیسیون کے سبب سے اس ریاست مین خرابی شروع ہوئی جسوقت پردیسیون نے فرصت پائی ملکی لوگون کی خرابی مین کوئی بات اٹھا نہ رکھی۔ اس کی اکثر شکایتین دلاور خان وزیر کے ہان پہونچنے لگین جب اس وزیر نے دیکھا کہ ان کی محبت بادشاہ کے دل سے کم نہین ہوتی ہے تو اُسنے استعفا دی اور ایک خوجہ دستور الملک نامی وزیر ہوا یہہ وزیر نہایت کج خلق تھا۔ اسواسطے ایک سلحدار نے اسکو مار ڈالا اور میان من اللہ وزیر ہوے۔ ادبہر خان فاروقی اور سلاطین

گجرات سے لڑائی ہوئی مگر خلف حسن بصری نے ملکی لوگون کی نہایت شکایت کی اور بعد اس فتح کے سلطان نے حکم دیا کہ پردیسی لوگ سواری مین دست راست پر رہا کرین کہ نہایت اعزاز ہی۔ اس وجہ سے ملکی اور پردیسیون مین عداوت بڑہتی گئی۔ بیجانگر کے راجہ سے لڑائی ہوئی۔ خلف حسن بصری جو ملکی لوگون کا نہایت دشمن تھا کوکن کے راجاؤن سے خراج لینے پر مقرر ہوا۔ یہہ شخص ملکی آدمیون کو دشمنی کی نگاہ سے دیکھا کرتا۔ اگرچہ ملکی لوگ کیسی ہی بہادری اور جانفشانی کرین اُنکی قدر نہ کرتا۔ اس شخص کے سبب پردیسی نہایت مقتدر ہوگئے اور ملکیون کے حقوق بہت تلف ہونے لگے۔ اطراف کوکن مین سرکا نامی ایک راجہ تھا اُس نے خلف حسن بصری سے بیان کیا کہ سنکیسر کا راجہ کبھی خراج نہین دیتا ہی آپ سوار ہون۔ انہون نے مال غنیمت کے طمع مین کوچ کیا۔ دکہن کے سردارون نے کہا کہ یہہ جنگل کا ملک ہی سوار کا گذر مشکل ہی۔ گھوڑے ہمارے کام نہین دے سکتے دشمن کے کلام کے اعتماد پر فوج کشی کرنا مصلحت نہین۔ خلف حسن بصری جو دکھنیون کو کچھ مال نہین سمجھتا تھا جواب دیا کہ تم کیا اور تمھاری رائے

گیا نہ آوے۔ مین پردیسی فوج کے ساتھ جاونگا اور چلا گیا۔ دکھنی فوج
ہنوز جنگل مین داخل ہوئی تھی کہ خلف حسن بصری فوج کے ساتھ مارا
گیا۔ بقیۃ السیف آنکر دکھنی لوگون مین ملے اور مشورت کی کہ بادشاہ
سے عرض کرکر اور لشکر طلب کرین۔ اور راجہ سے بدلہ لیوین۔ پردیسی
خلاف مشورت فوج سے علیحدہ ہوکر چلے گئے اور بادشاہ کو یہہ حرکت
ناپسند ہوئی برطرفی اور قتل کا حکم دیا۔ پھر تو بہت سے پردیسی قتل ہوے
اور پھر جو باقی رہے حسن خان دکھنی جاگیردار بیتر کی معرفت سلطان
نے اُنکے گنہ کو معاف کرکر پھر ملازمان درگاہ مین شریک فرمایا اور
مصطفی خان عرض بیگی کو عرایض کے چھپانیکے سبب سے قتل اور شیخ
نزادی کی سفارش پر یہہ پردیسی لوگ عمدہ عمدہ عہدون پر مقرر ہوے
اور ملکیون کی حق تلفی حد سے زیادہ ہوگئی۔ ۸۶۲ ہجری مین بادشاہ
نے پاؤن کے زخم سے انتقال کیا

دیکھو محمد شاہ بہمن بن ہمایون ظالم کی تاریخ۔ جب محمد شاہ بہمن بادشاہ
ہوا خواجہ جہان بزرگ وزیر نے بسبب صغر سنی بادشاہ کے تمام پردیسیون
کو عمدہ خدمات پر مقرر کردئے اور خوب مستقل ہوا۔ پردیسیون کے بھروسے

پر چاہتا تھا کہ نمک حرامی کا ارادہ کرے یہہ خبر ملکہ جہان کو پہنچی۔ اوسنے
بمشورہ دو تنخواہون کے عین دربار مین نظام الملک دکھنی کے ہاتھ سے
قتل کروایا اور ملک التجار محمود گاوان کو جو ایک خیر اندیش اور نیک آدمی
تھا خواجۂ جہان خطاب دیکر وزیر بنایا۔ اور نظام الملک دکھنی جو طرفدار
برار تھا کنھر کی لڑائی مین فتح کے بعد شہید ہوا۔ بسبب نیک دل وزیر کے
اس زمانے مین نہایت عمدہ بندوبست رہا۔ مگر اکثر پردیسی جو غلامون
مین شامل ہوے تھے ایساہی یوسف عادلخان جو شاہان عادل شاہی کا جد
تھا اور غلامون مین شریک تھا نہایت استقلال بہم پہنچایا۔ اور ملک
حسن بحری احمد نگر کے بادشاہونکا جداعلیٰ جو غلامون مین شریک تھا۔
راجمندری وغیرہ کے راجون پر فتح پایا اور نظام الملکی کے خطاب سے سرفراز
ہوا۔ اس زمانے مین فتح اللہ عماد الملک بھی جو عماد شاہیان برار کا جد
اعلیٰ غلامون مین شریک تھا سرلشکر برار کا ہوا۔ اور یوسف عادلخان
جداعلیٰ شاہان بیجاپور بھی جو غلامون مین شریک تھا سرلشکر دولت آباد
کا ہوا اگرچہ پردیسیون نے حکمت عملی سے جو اپنے کو غلامان بہمنیہ مین
شریک کیا تھا۔ خواجہ جہان مرحوم کے زمانے مین ریاست کے کئی حصون

پر چاہتا تھا کہ نمک حرامی کا ارادہ کرے یہہ خبر ملکہ جہان کو پہنچی۔ اوسنے
بمشورہ دو تنخواہون کے عین دربار مین نظام الملک دکھنی کے ہاتھہ سے
قتل کروایا اور ملک التجار محمود گاوان کو جو ایک خیر اندیش اور نیک آدمی
تھا خواجۂ جہان خطاب دیکر وزیر بنایا۔ اور نظام الملک دکھنی جو طرفدار
برار تھا کنھرکی لڑائی مین فتح کے بعد شہید ہوا۔ بسبب نیک دل وزیر کے
اس زمانے مین نہایت عمدہ بندوبست رہا۔ مگر اکثر پردیسی جو غلامون
مین شامل ہوئے تھے ایساہی یوسف عادلخان جو شاہان عادل شاہی کا جد
تھا اور غلامون مین شریک تھا نہایت استقلال بہم پہنچایا۔ اور ملک
حسن بحری احمدنگر کے بادشاہونکا جد اعلی جو غلامون مین شریک تھا۔
راجمندری وغیرہ کے راجون پر فتح پایا اور نظام الملکی کے خطاب سے سرفراز
ہوا۔ اس زمانے مین فتح اللہ عماد الملک بھی جو عماد شاہیان برار کا جد
اعلی غلامون مین شریک تھا سرلشکر برار کا ہوا۔ اور یوسف عادلخان
جد اعلی شاہان بیجاپور بھی جو غلامون مین شریک تھا سرلشکر دولتآباد
کا ہوا اگرچہ پردیسیون نے حکمت عملی سے جو اپنے کو غلامان بہمنیہ مین
شریک کیا تھا۔ خواجہ جہان مرحوم کے زمانے مین ریاست کے کی حصون

کے لینے کا ارادہ مصمم کرلیا تھا مگر بعض دولتخواہون کے مشورہ سے جو جان
جہان قتل کیا گیا تھا چند سے انکے ارادے ظاہر نہوسکے یعنے ملک دکن
کی تقسیم پردیسیون مین نہوسکی۔ اگرچہ دوسرا خواجہ جہان محمود
گاوان نمک حلال اور نیک ذات تھا مگر اسکے زمانے مین ان پردیسیونکو
وہ استقلال واقتدار بہم پہنچا جسکی وجہ سے ایسی بڑی ریاست
دکن تکہ بوتی ہوگئی اور خداوند نعمت کا وہ نتیجہ ہوا جو آگے بیان
کیا جائیگا۔
اس زمانے مین سلطان محمد شاہ لشکری ایسا بے عقل اور مدہوش
ہوگیا تھا کہ دولتخواہون کی بات بالکل نہ سنتا اور ملکی لوگون کو
خراب کرکر پردیسیون کو بڑہاتا۔ آخر اپنے زندگی ہی مین ریاست کو
کہو بیٹھا اور ہر پردیسی ایک ایک جائے کا بادشاہ ہوگیا بعد چندے
یوسف عادل خان نے چند راجاؤن سے پیشکش وغیرہ لیکر آیا۔
اور محمود گاوان اور بادشاہ کی عمدہ ضیافت کرکے بہت سے تحفے
گذرانا۔ پھر تو بادشاہ اور بھی پردیسیون پر مہربان ہوگیا اور ملکی بدستور
محروم رہے۔ اس بادشاہ نے اس معاہدہ کے خلاف جو سلطان حسن

بہمن اور گنگو پندت برہمن کے فی مابین ہوا تھا ان پردیسیون کے
مشورے سے خاص اپنے ہاتھ سے چند برہمنونکو قتل کرکے بدعہد مشہور
ہوا۔ راجمندری وغیرہ نظام الملک بحری کو ورنگل وغیرہ اعظم ابن
سکندر خان کو دیا اور ملک احمد نظام الملک کے فرزند کو ایک ہزاری
منصب عنایت ہوا اور تلنگان کے ایک قلعہ کی تعمیر کی یہان بادشاہ
نے محمود گاوان اپنے وزیر سے خوش ہوکر اپنا تمامی لباس اسکو پہنا دیا
اور اسکا لباس آپ پہن لیا۔ اس وزیر کی عزت کی انتہا ہوگئی۔
پہہ بادشاہ کنچی کے دیول کو یلغار جاکر لوٹ لات کر خراب کرکے بہت
سا خزانہ اپنے ساتھ لایا۔ جب کونڈاپلی مین پہونچے محمود گاوان وزیر
نے انتظام جدید تجویز کرکے بادشاہ سے عرض کیا اور شروع بھی
کردیا اس انتظام مین ملکی لوگون کی بہت سی حق تلفیان کی گئین اور
پردیسی سب ترقیات پاے۔ بعد چندے خواجہ محمود گاوان کا ایک
مہری خط جو کسی راجہ کے نام تھا اور جس سے اس ریاست کے ٹکڑے
ٹکڑے کردینے کے بارہ مین اسکی سازش پائی جاتی تھی بادشاہ کے
ملاحظہ مین گذرا۔ اگرچہ بعض مورخین اس گناہ سے وزیر کو بری سمجھتے ہین

مگر چند روز کے بعد ویسا ہی ہوا جیسا کچہہ خط کا مضمون تھا اسپر اہل الراے
قیاس کر سکتے ہین۔ بہرحال اس خط پر خاص مہر وزیر کی تھی اس سبب سے
بادشاہ نے محمود دگاوان وزیر کو قتل کروایا۔ یہہ قتل ہوتے ہی بیجاپور کے
عادل شاہی اور برار کے عماد شاہی احمدنگر کے نظام شاہی بادشاہون کے
جداعلی نے جو سب کے سب پردیسی تھے اور حکمت عملی سے اپنے کو غلامون
کے گروہ مین شریک کرلیا تھا ایکبارگی متمرد ہوگئے اور دربار مین آنا یک لخت
موقوف کردیا اوہر ملکی امرا تو اُنکے ہاتھون خاک مین ملگئے تھے اُنہین اُنکے
مقابلے کی طاقت نتھی اس نمکحرامی کا کچہہ تدارک نہوسکا۔ بادشاہ کی زندگی
تک بعض نمکحرام کچہہ پیشکش کیا کرتے اور کبھی کبھی بادشاہ کے ہم سفر بھی
رہا کرتے مگر دربار مین کبھی نہ آتے۔ الغرض ان نمکحرام پردیسیون کی بدنیتی
سے حکومت کا دائرہ تنگ ہوتے ہوتے مرکز کے قریب پہنچ گیا تھا یہان
تک کہ بادشاہ نے ۸۸۷ھ مین انتقال کیا آخر ملک دکن اُنہین نمکحرام
پردیسی امرا پر جو وزیر کے دوستدار تھے بموجب مضمون اس خط کے جسکا
ایک فقرہ یہہ ہے (بعد از رفع شاہ مملکت دکن را علی السویہ تقسیم میکنیم) علی السویہ
تقسیم ہوگیا اب سلطنت نام کو رہگئی۔

| دیکھو محمد شاہ بہمن کی تاریخ | محمد شاہ بہمن کے وصیت کے بموجب |
|---|---|

اسکا بڑا بیٹا تخت نشین ہوا مگر اسوقت دولتخانہ کی رونق جاتی رہی
رہی تھی کچھہ رہا تھا - یوسف عادل خان وغیرہ پردیسی نمکحرامون نے مبارکباد
کے لئے آکر بہت کچھہ فساد مچایا اور پردیسیون مین بہت بڑی لڑائی
ہوئی آخر صلح کے بعد امراے طرفدار چلے گئے یہہ ملک حسن بھی باغی ہوگیا
مگر دلیر خان دکھنی نے اسکا کام تمام کردیا گو یا بیدر کا تخت بادشاہ
کو دوبارہ ملا چونکہ بادشاہ جوان اور ناتجربہ کار تھا پھر پردیسی نوجوان جمع
ہوگئے اور شراب خانہ خراب پیالے دہڑا دہڑ اڑنے لگے کل ملک کے بندوبست
سے ایک لخت منھہ پھیر لیا اور تخت فیروزہ سے اکثر عمدہ عمدہ جواہر نکالکر
شراب کی صراحیون پیالیون اور چوکی وغیرہ مین جڑے گئے افسوس کی
جا ہی تخت فیروزہ کجا شراب کی صراحی کجا ان نوجوان شراب خوارون
کی الفت اس نوجوان بادشاہ کے دل مین اسقدر جاگیر ہوئی کہ ایک
پردیسی کو اپنا مدار المہام بنا دیا ۸۹۵ھ مین اکثر قدیم دولتخواہون نے سعی
کی کہ بادشاہ سے یہہ عادت چھوٹے اور ان نوجوان شراب خوار پردیسیون
کی صحبت متروک ہو مگر کیا ہو سکتا تھا جب ملک کی یہہ حالت گذرنے

لگی چند آدمیون نے بادشاہ کو معزول یا قتل کرکر دوسرے کو بادشاہ بنانا
چاہا اکثر لوگ اس سازش مین شریک ہوے اسلیئے کچھہ ہنگامہ اٹھکر
بیٹھہ گیا۔ بہت سے لوگ مارے گئے۔ بادشاہ اسوقت غفلت سے چونکا
اور ہوشیار ہوا اور ملک کا بندوبست کرنے کے بدلے مین اس فتح
کے بعد بڑا جشن کیا۔ پھر وہی بادہ خوار نوجوان پردیسی اور بہت سے
گانے بجانے والے بادشاہ کی صحبت مین جمع پڑے۔ اسحالت کو
بعض مورخین اسطرح لکھتے ہین (کہ از کثرت سازندہ و نوازندہ و قصہ
ساغر و ندیم بیدر رشک ایران گردیدہ) الغرض ۸۹۵ھ مین خاندیس کے
امرا خود بادشاہ ہوگئے اب سوا اطراف بیدر کے تمام ملک پردیسیون
کے ہاتھہ مین جاتا رہا یہان بھی قاسم برید پردیسی غلام ترک امیر الامرائی
کیواسطے ہنگامہ مچاکر مستقل ہو بیٹھا اب بادشاہ برای نام شطرنج کے
بادشاہ رہگئے اس وسیع سلطنت کو کہان تو سلطنت حسن بہمن محمد شاہ
بہمن احمد شاہ مجاہد شاہ فیروز شاہ نے کس کس مصیبتون سے قایم کیا تھا
اب بادشاہ کی غفلت اور نوجوان مصاحبون کی بدصحبت کے سبب سے
پردیسی نمکحرامون نے ٹکڑے ٹکڑے کرکر بانٹ لیا ۹۲۴ھ مین اس بادشاہ

سے انتقال کیا۔

**دیکھو احمد شاہ بن محمود شاہ بہمن کی تاریخ** احمد شاہ بادشاہ ہوا یہہ بادشاہ
برائی نام بادشاہ تھا امیر برید کے قید مین تھا چند ہمنشین نوجوان
ہم صحبت تھے۔ تاج بہمنی جسکی قیمت ۵ لاکھ ہون طلائی تھی توڑ کر اکثر
رنڈیون بھانڈون اور قوالون کو دیتا تھا۔ یہہ خبر امیر برید سنکر بہ شکنجہ
کسبیون سے وہ جواہرات لیلئے اکثر لیکر بھاگ نکلے ۹۲۷ھ مین انتقال کیا

**دیکھو سلطان علاء الدین بہمن ابن احمد شاہ کی تاریخ** یہہ بادشاہ بہت
ہوشیار تھا اسیر اتنا قید و بند نہ تھا۔ اس نے تدبیر سے امیر برید کو
قتل کرنا چاہا۔ ایکروز چند سپاہیون کو حجرہ مین چھپا رکھکر امیر برید کو بلوایا
اتفاقاً ایک شخص نے ان پوشیدہ لوگون مین سے امیر برید پر حملہ کیا اوسنے
آہٹ سنتے ہی واپس ہوا تدبیر تقدیر کے موافق نہ تھی الغرض دو تین سال
کے بعد قید مین مار اگیا یا مر گیا۔

**دیکھو ولی اللہ بہمن کی تاریخ** یہہ شخص بھی برائی نام بادشاہ تھا چند
روز قید بھی رہا پھر خفیہ بابر شاہ دہلی کیخدمت مین عریضہ بھیجا کہ اسکی
مدد کرے چونکہ خود بابر کی سلطنت ہنوز مستقل نہ ہوئی تھی کچھہ ہو نہ سکا۔

ولی اللہ قید سے بھاگ کر احمد نگر پہنچا۔ وہان نظام شاہ نے اس کی بڑی عزت کی خود نوکرون کے مانند اسکی خدمت کرتا۔ مگر نظام شاہ طاہر نے بہکایا اور اسکی مدد کرنے ندیا اس زمانے مین شاہ ولی اللہ زہر سے یا اجل طبعی سے مرگیا۔ یہان خاندان بہمنیہ کا خاتمہ ہوگیا پھر کوئی شخص نام کو باقی نہ رہا۔

**دیکھو سلطان قلی قطب شاہ کا حال** سلطان قلی قطب الملک ہمدانی ہی جب کہ پردیسی حکمت عملی سے بہمنیہ کے غلامو نمین شریک ہوجاتے تھے اُسنے بھی اپنے کو غلامو نمین شریک کرلیا تھا اور محلات کے کار وبار اسکے سپرد تھے۔ محمد شاہ کے زمانے مین بعض بیگمات کی سفارش سے تلنگانہ کا تعلقدار ہوا اور محمود شاہ کے زمانے مین قطب الملک کا خطاب پایا اور تلنگانہ کا طرفدار ہوا۔ جب یوسف عادل شاہ غلامون نے اپنے کو مستقل بادشاہ بنالیا۔ اُسنے بھی خطبہ اپنے نام پڑہوایا سنہ ۹۱۸ مین قطب شاہ کہلایا۔ اور جب برہان نظام شاہ حاکم خاندیس نے شاہ طاہر کی صحبت مین مذہب تشیع اختیار کیا یہ بھی اثنا عشری خطبہ پڑہوایا اور اپنے کو بادشاہ ایران کے خدمت گزارونمین شامل کیا سنہ ۹۲۴

مین اسکا بیٹا جمشید قطب شاہ خفیہ سازش کر کر کسی غلام کے ہاتھہ سے
اسکو قتل کروایا اپنے مالک سے منحرف ہونے اور نمکحرامی کی سزا کو پہنچا۔

دیکھو جمشید قطب شاہ کا حال جب جمشید قطب شاہ تخت نشین
ہوا احمدنگر سے پردیسی شاہ طاہر بادشاہ کے طرف سے مبارکباد کو آیا
یہہ شخص بڑا ہی مکار اور فتنہ انگیز تھا اُسنے جمشید قطب شاہ کو اپنے مین
پھنسایا۔ برہان نظام شاہ اور رام راج نے عادل شاہ کے ملک پر
فوج کشی کی جمشید قطب شاہ بھی شاہ طاہر کے بہکانے سے فوج کشی کا
عازم ہوا اور عادل شاہ کے ملک پر برہان نظام شاہ اور شاہ طاہر کے
بھروسے فوج کشی کی۔ جب قلعہ کاگن کا فتح ہوا۔ برہان نظام شاہ۔
عادل شاہ سے دب کر صلح کیا اور چلا گیا۔ جمشید قطب شاہ نے کہلا بھیجا
کہ مین آپ کے بھروسے پر آیا تھا آپ چلے اور مجھے صلح مین بہی شریک
نہین کیا۔ برہان نظام شاہ نے شاہ طاہر مدار المہام و مرشد کے مشورہ
سے جواب دیا تم ایساہی فتح کرنے مین مشغول رہو بارش کے بعد مین تمھین
مدد دونگا۔ ادہر عادل شاہ نے اسد خان لاری کے سرکردگی مین فوج
جمشید قطب شاہ کے مقابلے مین بھیجی۔ بعد بہت سے لڑائیون کے جمشید قطب شاہ

خاص اسد خان لاری کے ہاتھ سے سخت زخمی ہوا اور حسب پیشین گوئی
ملا محمود نجومی کے اُنکے چھرہ اور ناک کو صدمہ پہنچا۔ چھرہ بگڑ گیا۔ کھاتے
وقت بہت تکلیف اُٹھاتا تھا۔ آخر برہان نظام شاہ اور شاہ طاہر
اپنا پاؤن نکالکر چلے گئے اور اس پردیسی کے مشورہ سے قطب شاہ
پر سخت صدمہ ہوا۔ پھر قطب شاہ عادل شاہ سے صلح کر کر چلا آیا اور تپ دق
سے بیمار ہو گیا اور بہت ظلم رعایا پر شروع کیا۔ جس وبا سے خاندان
بہمنیہ کی سلطنت برباد ہو گئی۔ وہی وبا گولکنڈہ مین بھی شروع ہو گئی
یعنے پردیسی لوگون نے بادشاہ کو اسکے بھائیون کے مقید کر لینے کی رای
دی وہ بس پاکر سب کے سب بیدر کو بھاگ گئے اور بادشاہ نے ۹۵۷
ہجری مین اس تپ دق سے انتقال کیا۔

دیکھو محمد علی قطب شاہ کا حال یہی بادشاہ ہے جسکے وقت مین حیدر آباد
آباد ہوا ہے۔ پورا نا پل اسی بادشاہ کی تعمیر ہے۔ اسی بادشاہ کے
زمانے مین دائرۂ دولت وسیع ہو چلا تھا۔ جو وبا جمشید قطب شاہ
کے زمانے مین گولکنڈہ مین آغاز ہوئی تھی وہ اس بادشاہ کے زمانے
مین ترقی پکڑی۔ یعنے وہی پردیسی لوگون نے پورا اقتدار پیدا کیا ملک

مین انواع اقسام کے فسادات شروع ہوے ۱۲۰۱ ہجری مین ایک
بڑا فساد پھیلا۔ اسکی وجہ یہہ تھی کہ شہر کے باہر جو بادشاہی محل موسوم بہ نبات
گھات و محمدی محل تھا اور اس مین اکثر بادشاہ تشریف لیجاتے تھے
اور بیگمات بھی سیر کے واسطے جایا کرتے تھے اُن بدمعاش پردیسیون
نے جو بسبب وسعت اقتدارات کے کسی کو نظر مین نہین لاتے تھے
باجماع کثیر کسبیون اور بدمعاشون کے ساتھ جبرًا باغ اور محل شاہی
مین گھس گئے اکثر خادمان محل زن و مرد جو وہان کے محافظ تھے مانع ہوے
تو ان پردیسیون نے اُنہین خوب مارا پیٹا اور ایک شخص مر گیا۔ رات
زیادہ ہوگئی تھی بادشاہ آرام فرما چکے تھے اسیر بہزار دقت کچھہ رات رہے
بادشاہ کو خبر پہنچی۔ جہان پناہ سے قطعی حکم صادر ہوا کہ ان غریبون کو
باغ مین سے نکالدو اگر نہ نکلین تو قتل کردو قریب صبح یہہ حکم سنایا گیا
مگر وہان کیا پرواہ تھی ایک تو اقتدار اور عمدہ خدمات اور بادشاہی عہدون
کی نشا۔ دوسری کثرت جماعت کی نشا۔ تیسری تمام رات کے شراب کی
نشا۔ اور مصاحبین بادشاہ دہلی کی قرابت۔ وہان کون حکم مانتا تھا تمرد
کیے۔ اسیر دکہنیون کو پہلے ہی محل کا حکم پہنچ گیا تھا فوراً شمشیر و نیزہ سے

خدمت کرنیکو موجود ہوئے اور اُنہین نمکحرامی کا مزہ چکھایا۔ چار گھڑی کے
عرصے مین بہت سے پردیسی مارے گئے مکانات اور مال لوٹا گیا بہت
خرابی ہوئی۔ پھر چند ملکی امرا اور محمد امین نے بادشاہ سے عرض کر کر حکم
موقوفی قتل کا حاصل کیا۔ اسکے بعد ان پردیسیون نے خدابندہ بادشاہ
کے بھائی کو ترغیب دیکر بادشاہ سے منحرف کردیا اور سید راجو بیجاپوری
سے مدد کے طلبگار ہوئے مگر کچھہ مدد نہ ملی آخر نصرت بادشاہ کے جانب
رہی یہہ سب پردیسی نمکحرام اپنی سزا کو پہونچے آخر سنہ ۱۰۲۰ مین بادشاہ
بیمار ہو کر مر گیا۔

دیکھو سلطان عبداللہ قطب شاہ کا حال۔ اس بادشاہ کے زمانے مین
پردیسیون نے بہت قدرت پائی۔ میر محمد سعید ملقب بہ میر جملہ اصفہان
سے آکر نوکر ہوئے اور ایسے مقتدر ہوئے کہ وزیر بنگئے اور فوج بادشاہی
کے علاوہ کئی ہزار سوار و پیدل اپنی ذات پر نوکر رکھے اب انکو نمکحرامی کا
خیال پیدا ہوا۔ اس بادشاہ کا حال جسکو منشی محمد قادر نے قلمبند کیا ہی
وہ یہین تک ہی مگر دوسرے کتب اور بعض خاندانی بیاضون سے معلوم
ہوتا ہی کہ عبداللہ قطب شاہ کو دو لڑکے پیدا ہو کر صغر سن مین انتقال کئے

میر جملہ کا ایک لڑکا تھا محمد امین بادشاہ نے بسبب لاولدی کے
اس سے الفت کرتے تھے۔ اس بنا پر میر جملہ کو یہہ خیال پیدا ہوا کہ
میرا لڑکا بعد سلطان عبداللہ کے بادشاہ ہوجاے اسواسطے کہ یہہ خود
مدار المہام تھے اور اقتدار بھی بہت بڑا ہوا تھا۔ انہون نے ایک دفعہ
بادشاہ کی دعوت کی اور اس دعوت مین محمد امین فرزند میر جملہ نے
شراب کے نشہ مین بادشاہی مسند پر سوگیا اور بول و براز بھی کیا۔ اسوجہ
سے بادشاہ منغض ہوگئے۔ میر جملہ اتنی بات پر بادشاہ کی رفاقت
چھوڑکر عالمگیر سے جو اسوقت انکا ایک شاہزادہ اورنگ آباد کا
صوبہ دار تھا جا ملا اور کرناٹک کا ملک بھی انکو دیدیا اور دکن کو فتح
کرنیکی ترغیب دی اگرچہ اسکی ترغیب پر شاہزادہ نے کئی فوجین
بھیم روانہ کین مگر سب کے سب بیجاپور سے شکست کھاکر پلٹ گئین
میر جملہ نے شاہجہان کے حکم کے ذریعہ سے اپنا سب مال و متاع
منگوالیا۔ سلطان ابوالحسن تانا شاہ سلطان عبداللہ کے ہمشیرزادے
ہین چونکہ بادشاہ کے دولتخانہ مین بالکل پردیسی لوگ مقتدر رہتے تھے
ملکی لوگ بلکہ بادشاہ کے اہل قرابت بھی تنگ تھے اور افلاس کی حالت

مین بسر کرتے تھے آخر ناچاری سے فقیر ہو گئے اور اپنے مرشد شاہ راجو حسینی کے خانقاہ مین پڑے رہتے تھے۔ سلطان عبداللہ کو دو بیٹے ہو کر مر گئے اور تین بیٹیان تھین بادشاہ نے ان تینون کی نسبت پردیسیون سے کردی تھی۔ ایک سلطان محمد۔ دوسرے میر احمد کربلائی۔ تیسرے سید سلطان کربلائی۔ عین نکاح خوانی کے روز بادشاہ کا مزاج سید سلطان سے ایسا منغض ہو گیا کہ بادشاہ نے اپنے زبانِ مبارک سے فرمایا کہ یہہ لڑکی کسی فقیر کو دیدونگا مگر سید سلطان کو نہ دونگا۔ اور بادشاہ بیگم نے عرض کیا کہ ابو الحسن آپکا ہمشیرہ زادہ ہی مگر فقیر ہو گیا ہی اسکے ساتھ نکاح کردیجئے۔ یہہ رای بادشاہ کو بہت پسند آئی۔ ابو الحسن کو بلوایا وہ اسوقت سید راجو حسینی کے خانقاہ مین جو جہان نما کے پاس ہی پڑے تھے۔ اس سے پہلے انہین سید راجو نے بشارت دی تھی کہ تم بادشاہ کے داماد ہو کر بادشاہ ہو جاوگے۔ الغرض دیڑہ پہر رات گئی بادشاہی چوبدار اور چند مشعلچی بمع سواری خانقاہ مین آئے اور ابو الحسن کو لیگئے وہان پہنچتے ہی بادشاہ نے فوراً صیغۂ نکاح پڑہوا دیا سید سلطان یہہ خبر سنکر تمام شب اپنی فوج سے تیار رہا جب فائدہ نہ ہوا...

صبح ہوتے ہی اورنگ آباد چلا گیا۔ یہان کے پردیسی امرانے اسکو
میر جملہ کی لڑکی سے شادی کرنیکی ترغیب دی۔ وہ اورنگ آباد پہونچکر
میر جملہ کی لڑکی سے نکاح کیا۔ پہلے تو ایک میر جملہ ہی شاہزادۂ عالم کو
تسخیر دکن کی ترغیب دے رہا تھا اب دو ہوگئے سنہ ۱۰۸۳ مین سلطان
عبد اللہ انتقال کیا۔

### دیکھو سلطان ابوالحسن تاناشاہ کا حال

سلطان عبد اللہ کے انتقال
کے بعد جملہ پردیسیون نے سید احمد پردیسی بادشاہ مرحوم کے داماد کو
بادشاہ بنانا چاہا اور اون کی بی بی بھی محل مین بہت تسلط رکھتی تھی
مگر سید احمد نہایت کج خلق تھا اور جیسا کہ پردیسیون کی عادت ہوتی
ہی ملکی لوگون کو بہت حقیر سمجھتا تھا اسواسطے لوگ اس سے متنفر تھے
مظفر وغیرہ ملکر ابوالحسن کو بادشاہ بنادئے اور سید مظفر مدار المہام
ہوے اور مادنا پندت مختار کل ہوکر حکمرانی کرنے لگے۔ سید مظفر بھی
نہایت کج خلق تھا تھوڑے دنون مین بادشاہ کو اس سے نفرت ہوگئی
اور مادنا پندت جو اسکا پیشکار تھا اسکو مختار بناکر سید مظفر کو معزول
کردیا۔ اب مادنا پندت مدار المہام اور اسکا بھائی اکنا پیشکار ہوے

یہہ دونون برہمن بھی ملک کے رہنے والے تھے اور سنگکندہ مین انکی
اولاد وغیرہ ابتک زمینداری کے وطن رکھتے ہین۔ اور یہہ دونون
بڑے نمکحلال جان نثار تھے۔ جب تک یہہ زندہ رہے باینکہ شاہ دہلی
دشمن تھے ریاست مین کوئی خلل نہ ڈال سکے۔ اور انکی دلی خواہش یہہ
تھی کہ پردیسیون کو نکالکر ملکی لوگون کو خدمات دین۔ بادشاہ ادنکی
نمک حلالی سے ہمیشہ راضی رہتے تھے۔ وہ دونون نمکحرام میر جملہ اور
سید سلطان جو ہمیشہ عالمگیر کو تسخیر دکن کی ترغیب دیا کرتے تھے
آخر دکن پر فوج کشی کروائی اور یہان کی خبرین پردیسیون کے ذریعے
انکو ہمیشہ پہنچا کرتی تھین۔ اور یہہ لوگ لکھا کرتے تھے کہ جب تک اکنا
مازنا دفع نہونگے یہہ ملک مسخر نہوسکیگا اسواسطے عالمگیر نے ابوالحسن کو
لکھہ بھیجا کہ تم کفار کو شریعت مسلمانون پر حاکم کررکھے ہو جلد موقوف کردو
ورنہ مین تمکو موقوف کردونگا۔ اسکے بعد بادشاہی فوج نے بیجاپور کا تخت
محاصرہ کیا پھر سنکر ابوالحسن نے سکندر عادل شاہ کو تسکین کا ایک
خط لکھہ بھیجا۔ عالمگیر اس خبر کو سنکر نہایت خفا ہوے اور حیدرآباد
پر حملہ کرنیکا تابو مل گیا۔ اسوقت عالمگیر نے شاہ عالم بہادر کو خانخانان کے

ساتھ حیدر اباد پر چڑھائی کرنیکے لئے روانہ کیا۔ ابو الحسن نے یہہ خبر سنکر خلیل خان پلنگ چیتہ اور شیخ منہاج اور رستم راؤ برادر زادۂ مادنا پندت مدار المہام کو شہزادہ کے استقبال کیواسطے متعین کیا۔ سیرم اور ملکھیر پر لڑائی ہوئی۔ عالم گیر کو فتح ہوئی۔ شاہزادہ نے کہلا بھیجا کہ سیرم اور چیتاپور دیدو مین بادشاہ سے قصور معاف کروادیتا ہون۔ غرض دو تین لڑائیون مین شیخ منہاج رستم راؤ وغیرہ سخت زخمی ہوے۔ خلیل خان اگرچہ حیدر اباد کو آیا مگر اسطرف مین جاکر شہزادہ کا نوکر ہوگیا اور شش ہزاری منصب پایا۔ جب معاملہ بگڑ گیا سلطان ابو الحسن شہر سے نکلکر قلعہ مین پہنچگئے۔ اس روز حیدر اباد بالکل لٹ گیا اور شہزادہ شہر پر بالکل قابض ہوگیا۔ مگر شہزادہ نے ابو الحسن کا قصور معاف کروانا چاہا اور مادنا کا معدوم کرنا سیرم چیتاپور دیدینا ایک کرور بیس لاکھ روپیہ خراج دیا کرنا شرایط صلح قرار پائے ہم مگر بادشاہ نے چنداں التفات نکیا آخر فتنہ انگیز پردیسی لوگ جو حیدر اباد مین سے جانتے تھے کہ بغیر مارے جانے مادنا کے ریاست مین خلل نہ آسکیگا۔ اسلئے انہون نے منظر تعشق بادشاہ حاجی بیگم سے کہکر بادشاہ کے بلا

مارنا اور اکنا اسکے بھائی کو قتل کروادیا۔ اُنکے مار جانے سے حیدرآباد کا انتظام بالکل ابتر ہوگیا۔ مگر شرزہ خان اور عبدالرزاق لاری نے شہزادہ کے فوج کو پیش از داخل ہونیکے راستہ ہی مین مار ڈالا۔
شاہ عالم شاہزادہ بسبب قحط سالی کے حیدرآباد سے کوچ کرکر کوسیر مین ٹھہرے۔ انہین ایام مین قلیچ خان بہادر عرف عابد خان شہزادہ کے کمک پر آئے اور شہزادے کے حضور مین طلب ہوے پھر بیجاپور فتح ہوگیا۔ اور بادشاہ خود حیدرآباد کے طرف متوجہ ہوے۔ ادہر سے حیدرآباد کے پردیسی خفیہ نویسون نے بادشاہ سے عرض کیا کہ بہادر شاہ ابوالحسن سے ملگئے ہین اور خود قلعہ مین مع فوج جانا چاہتے ہین۔ بس بادشاہ نورالنسا بیگم سے اور شاہزادے سے اور انکے رفقا سے بالکل برہم ہوگئے۔ بیچارہ بہادر شاہ اور نورالنسا بیگم کو جو ہتک عزت اور خرابی ان نمک حرام پردیسیون کے سبب سے پہنچی وہ لکھی نہین جاتی۔
الغرض بیگم اور شہزادہ دونون سخت قید مین مبتلا ہوے اور غازی الدینخان بہادر فیروز جنگ کے اہتمام سے جابجا مورچے درست کئے گئے۔ شیخ نظام شیخ منہاج اور عبداللہ خان وغیرہ ابوالحسن سے منحرف ہوکر

عالمگیر کے ساتھ ہو گئے باوجود اس خرابی اور قتل بادنا ور ستم مرا ؤ وغیرہ
کے اہل ملک مثل مصطفی وغیرہ نے جو جو جان فشانیان کین اگر لکھی جاوین
تو بعید از قیاس معلوم ہونگین۔ چونکہ تقدیر تدبیر کے مخالف تھی انکی
جانفشانیون نے کچھہ پھل نہ دیا۔ آخر ابو الحسن نے عرض کروایا کہ سرکار
جس امیر کو یہہ ملک سپرد کرینگے وہ اس ملک کے محاصل سے زیادہ
سپاہ کی تنخواہ طلب کریگا۔ میرا ملک بالکل ویران ہو گیا ہی اسکے آباد
ہونیکو اور دس برس چاہئین۔ اور مین حسب معمول پیشکش دینے کو
راضی ہون۔ اور جب آپ تشریف لیجائین مین ہر ایک کو دس لاکھہ
روپیہ نذر کرونگا اور ہر حملہ کے عوض مین لاکھہ روپیہ دونگا۔ اسپر حکم ہوا
کہ اگر ابو الحسن کو صلح منظور ہی تو خود دست بستہ آوے۔ مگر ابو الحسن
نے اس ذلت کو قبول نکیا بہت سی لڑائیان ہوئین اور کسی لڑائی مین
دکن کے لوگ مغلوب نہوے۔ ہر لڑائی مین عالمگیری فوج کے ہزارہا آدمی
مرتے تو ان کے دس پانچ مرتے۔ غرض دس بارہ مہینے محاصرہ رہا آخر
مین عبد اللہ خان پنی اور روح اللہ ملکحرامون نے سازش کر کے ۲۳ ذیقعدہ
۱۰۹۸ھ کو قلعہ کا دروازہ کھولدیا۔ شاہزادہ محمد اعظم مع فوج گھس آئے

عبد الرزاق لاری نے جب یہہ خبر سنی وہ بے خبر دسترخوان پر بیٹھا تھا
اس خبر کے سنتے ہی دست بقبضہ ہوکر نکلا اور بے زین گھوڑے پر
سوار ہوکر بارہ آدمی کے ساتھ شاہی محل کے دروازے پر غنیم کے فوج کا حائل
ہوگیا۔ ایسالڑا کہ زخموں مین چور چور ہوگیا اسوقت گھوڑے نے گھر کو
پہنچادیا۔ الغرض قلعہ فتح ہوگیا۔ ہزار افسوس ہی کہ اس وبا نے جس نے
بہمنیہ کے خاندان کو نیست و نابود کردیا تھا قطب شاہیہ خاندان کا بھی
خاتمہ کردیا۔ یہان سے قطب شاہیونکی نسل بالکل منقطع ہوگئی۔ یعنی انھین
پردیسی نمکحراموں نے اس خاندان کو بھی نیست و نابود کردیا۔ اگر پہلے سے
احتیاط ہوتی اور پردیسیوں کے قدم حیدرآباد مین جمنے نہ پاتے تو یہہ خاندان
کیوں تباہ ہوتا تقدیر اور بات ہی مگر تدبیر کے سراسر خلاف ہی کہ اپنی قوم کو
جو ہمدرد مین کمزور کرین اور غیروں کو جو محض ابن الغرض مین اسقدر قوت
دین کہ وہ ریاست کو درہم برہم کرسکین

دیکھو حضرت بندگانعالی آصف جاہ بہادر کا حال

جب حضرت بندگانعالی آصف جاہ بہادر ۱۱۵۵ھ ہجریمین حسب الطلب دہلی تشریف لیگئے اور
۱۱۵۶ھ مین وہان سے واپس آئے اسوقت یہی نمکحرام پردیسی تھے جنہوں

نے صاحبزادہ ناصر جنگ بہادر کو ورغلا کر حضرت بندگانعالی سے
منحرف کروا دیا تھا۔

دیکھو حضرت بندگانعالی ناصر جنگ بہادر شہید کا حال

جب حضرت
بندگانعالی ناصر جنگ بادشاہ ہوے ہدایت محی الدین خان بہادر نواب
کے ہمشیرہ زادے جو اپنے ناناکیوقت سے بیجاپور کے صوبہ دار تھے ایک
شخص چنداصاحب نامی پردیسی جو ایک مدت تک رگہوجی بھونسلہ
کے قید مین تھا رہائی پاکر انکا مصاحب بنا اور انہین حضرت بندگانعالی
سے منحرف کروا کر کرناٹک کو فتح کرنیکی غرض سے لے آیا اور فرانسیس بھی
اُنکے ساتھ ہولئے اسواسطے حضرت بندگانعالی ناصر جنگ بہادر بھی
بھی عازم کرنٹک ہوے آخر مین نواب ہدایت محی الدین خان بہادر گرفتار
ہوے اسطرف انور الدینخان شہید ہوے اُسکا پھل یہہ ملا کہ اکثر قلعے
فرانسیسون کے ہاتھہ مین چلے گئے۔ پھر اُنسے کئی لڑائیان ہوین۔ ایک
جنگ مین ہمت بہادر کرنول والے نے محبت و دوستی کے دہوکے مین
نواب حضرت بندگانعالی ناصر جنگ بہادر کو شہید کیا ریہہ واقعہ
سنہ ۱۱۶۴ مین ہوا۔

دیکھو حضرت بندگانعالی محی الدینخان کا حال | اسکے بعد باوجودیکہ نظام علی خان صلابت جنگ بسالت جنگ حضرت بندگانعالے آصف جاہ بہادر کے اولاد موجود تھے اسی پردیسی اور فرانسیسون نے ہدایت محی الدینخان فرزند دختر حضرت بندگانعالی آصف جاہ بہادر کو بادشاہ بنایا اور راماس چندت دیوان ہوے مگر تھوڑے دن نہین گذرے تھے کہ ہدایت محی الدین خان اور ہمت جنگ بہادر مین جنگ ہوا۔ ہدایت محی الدین خان شہید ہوے صلابت جنگ بادشاہ ہوے۔

دیکھو حضرت بندگانعالی صلابت جنگ کا حال | اُن کے زمانے مین ایک پردیسی حیدر جنگ نامی فرانسیس کے مدد سے ایسا مقتدر ہوا کہ نظام علیخان بہادر کو پچیس روپیہ ماہوار دیتا تھا۔ آخر بہزار مشقت نظام علیخان بہادر نے اسکو قتل کیا اور بصیغہ ولی عہدی خود مدار المہام ہوے۔ چند روز کے بعد بیدر مین حسب الحکم بادشاہ دہلی صلابت جنگ بہادر قید اور نظام علی خان بہادر بادشاہ ہوگئے۔

دیکھو حضرت بندگانعالی نظام علیخان بہادر کا حال | انکے عہد مین جسپر

وقت رکن الدولہ دہلوی مدار المہام ہوے تو پھر ظفر الدولہ وغیرہ پردیسیون کا تسلط پڑ گیا۔ آخر مین انہون نے حضرت بندگانعالی کو بہت تنگ کیا اور ملکی لوگ کل حقوق سے محروم ہوگئے تمام فوج اور ملکی عہدے سب پردیسیون کے ہاتھ مین آگئے۔ کہتے ہین کہ اخیر مین ظفر الدولہ نے خود مختاری کی بھی تجویزین پوری کرلی تھین۔ کالی بیگم صاحبہ حضور کے ہمشیرہ نے ایک لین کے سپاہی کے ہاتھ سے قتل کروا ڈالا۔ بعد چندے نواب مشیر الملک دیوان دکن ہوے اور انکے وقت مین مرہٹون سے لڑائی کی ضرورت پیش آئی تو نواب نے سات ہزار گھوڑے اور سپاہ ہندوستان سے بلوا کر فوج مین بھرتی کی پونہ پر فوج کشی کی۔ کھرلی کی میدان مین لڑائی ہوئی اول حملہ مین ہندوستانی بھاگ گئے۔ حضرت بندگانعالی واپس آکر کھرلی کے گڑھے مین اُترے۔ مرہٹون نے محاصرہ کیا آخر کو نواب مشیر الملک مرہٹون کے قید ہوگئے۔ اور حضرت بندگانعالی حیدرآباد کو واپس آگئے۔ نظام علیخان بہادر نے ۱۲۱۸ھ ہجری مین انتقال فرمایا۔

| دیکھو حضرت بندگانعالی نواب سکندر جاہ بہادر کا حال | حضرت |
|---|---|

سکندر جاہ بہادر مسند نشین ہوے انکے عہد مین چند پردیسی مہدوی
پٹھانون نے مذہبی تکرار پر مولوی عبد الکریم صاحب کو شہید کیا۔ آخر
بندگانعالی نے مہدیون کے اخراج کا حکم صادر فرمایا۔

حضرت بندگانعالی | دیکھو حضرت بندگانعالی نواب ناصر الدولہ بہادر کا حال

ناصر الدولہ بہادر بادشاہ ہوے انکے ابتداے زمانے مین پردیسی سکھون
نے اتفاق کر کے بجبر ہزارہا املاک پر قابض ہوگئے اور تماکو کے پینے پر
کشت و خون کرنے لگے حضرت بندگانعالی نے عربون کے ذریعہ
سے اچھا انتظام کیا۔ اس دار و گیر مین صدہا سکھ گلی کوچون مین
مارے پڑے تھے

نواب افضل الدولہ | دیکھو حضرت بندگانعالی افضل الدولہ بہادر کا حال

بہادر سنہ ۱۲۷۳ ہجری مین بادشاہ ہوے۔ انکے عہد مین کئی ہزار پردیسی
افغانون نے ملک کے تمام حصون مین لوٹ مار شروع کر دی تھی
عمدہ تدابیر سے انکا اخراج کر دیا اور باقی ہر طرح پر آسایش ہی کیونکہ
حضرت کے زمانے مین پردیسی مفسد عہدون پر کم مامور تھے سنہ ۱۲۸۵
مین حضرت نے انتقال فرمایا۔

دیکھو حضرت بندگانعالی میر محبوب علیخان بہادر مدظلہ العالی کا دورہ -

حضرت بندگانعالی ۱۲۸۵ء میں تخت نشین ہوئے اور ۱۳۰۱ہجری میں حکمرانی پر متقدر ہوئے۔ انکے ایام صغر سنی مین پردیسیون کو پھر وہی اقتدار حاصل ہوگیا جو حضرت بندگانعالی میر نظام علیخان بہادر کے عہد مین تھا۔ ان پردیسیون کی آمد حضرت کے جلوس کے چند سال بعد سے شروع ہوئی۔ آٹھ دس سال کے عرصے مین انکی عدد اتنی کثیر ہوگئی کہ اکثر سررشتون کے افسریان اور اکثر دفاتر کی نظامت اور جناب مدار المہام سرکار عالی کی اکثر معتمدیان انہین پردیسیون کے قبضہ مین آگئین۔ پھر تو انکے بھائی بھتیجے سالے بہنوئی عزیز و قریب ہر سررشتہ مین گھس پڑے۔ اس سے اہل ملک کی حق تلفیان بخوف ہونی لگین۔ جب پردیسیونکا اقتدار یہان تک پہنچا اسوقت دیسی آدمی اُنسے ڈرنے لگے اور کسی دیسی آدمی کو اسکی مجال نرہی کہ وہ انکی واقعی شکایت بھی نواب صاحب کے روبرو پیش کرنے پاتا۔ اس وجہہ سے لوگون کے بدگوئی کا اثر انکے حق مین کم ہوگیا بلکہ ہر شخص کے نظر مین التی اسباب کی ضرورت دکھائی دینے لگی کہ کسی طرح پردیسی ہم سے ناراض نہونے پائین ورنہ ابھی

سرکار کو ہم سے بدگمان کردیتے ہین۔ اسوقت موجودہ عزت کا نباہنا بھی دشوار ہو جاتا ہی۔

وہ بد اثر نتایج جو علاوہ طبقہ ملازمین کے خود سلطنت پر ان پردیسیون کے وجود سے پہنچے وہ اُن واقعات سے پیدا ہوتے ہین جو نوابصاحب کے انتقال کے بعد پیش آئے یہہ وقت کھوٹے کھرے کو پرکھنے کا تھا۔

جس شخص نے جو کچھہ کیا اسکو ہر کسی نے دیکھا ہی۔ یہہ وہی پردیسی ہین جو نواب مختار الملک مرحوم کے بڑے خیرخواہ سمجھے جاتے تھے اور جنپر انکا بڑا بھروسا تھا۔ نواب صاحب کے مرتے ہی اُن تمام حقوق نعمت کو بھول گئے جو مرحوم نے انکے حوصلے سے زاید کیا تھا۔ انکی اولاد سے ایسا پھر گئے اور سرکار سے ایسا مل گئے کہ کسی کو اسکی امید نہ تھی۔ اگر وہ صرف اپنے منعم کے ہی اولاد سے بے وفائی کرتے تو یہان تک بھی ایک بات تھی مگر وہ ملک کو بھی بہت سے نقصانات پہنچائے اور پہنچانیوالے تھے۔

(۱) یہی پردیسی تھے جنہون نے حضرت کی مسند نشینی کو چند سال کے لئے ملتوی کرنے کی تدبیرین سمجھائین تھین۔

(۲) یہی پردیسی تھے جنہون نے حضرت کی برائیون پر محضر پیش کیا تھا۔

(۳) یہی پردیسی تھے جنہون نے نواب میر لایق علیخان بہادر اور پیشکار صاحب مین عمازیان کی تھین۔

(۴) یہی پردیسی تھے جنہون نے اپنے منعم پر بعض امیرون کے پاس جای پیدا کرنیکی غرض سے خیانت کی تہمت رکھنے چاہی تھی۔

ان تمام واقعات کے دیکھنے سے ظاہر ہوتا ہی کہ ملک دکن ہمیشہ سے پردیسیونکا چراگاہ رہاہی اور ہمیشہ پردیسیون کی وجہہ سے یہان فتنہ وفساد پھیلتا رہاہی۔ اور انہین واقعات سے یہہ بھی ثابت ہوتا ہی کہ جن جن لوگون نے اپنے مالک کی رفاقت اور ملک کی خیرخواہی مین سربازیان کین وہ سب دیسی اور وطنی آدمی تھے اور جن کی وجہہ سے ہمیشہ فتنہ وفساد پھیلتا رہا۔ اور جنہون نے دوسلطنتون مین دو بھائیون مین اور باپ بیتے مین نفاق ڈلواکر باہم لڑا دیا اور جن کی فتنہ پردازیون کے سبب سے دکن کی بہت سی سلطنتین اور نامی خاندانین نیست ونابود ہوگئین۔ وہ یہی بے درد خودغرض بے وفا پردیسی تھے

ان اوراق کے مولف نے اپنی تالیف مین صرف ان بُرے
نتایج کو ظاہر کرنے کی کوشش کی ہی جو ہر ملک اور ہر ریاست
مین پردیسیون کی بے دردی اور خود غرضی سے پیدا ہوے
اور ہو سکتے ہین۔ اگر در خانہ کس است ہمین قدر بس است

راقم سفیر دکن